اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل

لاہور ۔ پاکستان

یوم جمعۃ المبارک

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱ روپے
ششماہی "	۱۱ "
سہ ماہی "	۶ "
ماہوار	۲½ "

قیمت فی پرچہ ۱۰ر

جلد ۲ | ۱۶ وفا ھ ۱۳۲۷ ش | ۸ رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ | ۱۶ جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۶۰

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی علالت

لاہور ۱۵ جولائی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ کیلئے التزاماً دعا جاری رکھیں۔

فلسطین کے متعلق شامی نمائندے کا ریزولیوشن

لیک سکیس ۱۵ جولائی فلسطین کے متعلق ایک ریزولیوشن شامی نمائندے نے بھی پیش کر رکھا ہے جس میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ فلسطین کا معاملہ بین الاقوامی عدالت میں پیش کر دیا جائے فلسطین کے متعلق دو ریزولیوشن پہلے ہی ہیں ایک امریکہ کیطرف سے اور ایک روس کیطرف سے تینوں قرار دادوں پر فی الحال بحث جاری ہے۔

حیدرآباد اور سکندرآباد میں ہوائی حملے سے بچاؤ کے انتظامات مکمل ہو گئے

خاص خاص مقامات پر طیارہ شکن توپیں نصب کر دی گئیں

حیدرآباد ۵ جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ حیدرآباد اور سکندرآباد میں ہوائی حملے سے بچاؤ کے سلسلے میں تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں مناسب مقامات پر طیارہ شکن توپیں بھی نصب کر دی گئی ہیں۔ اور جس پیمانہ پر گذشتہ جنگِ عظیم کے دوران میں یہ احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی تھیں اسی پیمانے پر اب اُن کا نفاذ عمل میں لایا گیا ہے حیدرآباد کے ڈائرکٹر جنرل آف پولیس نے تمام پولیس افسران کے نام ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ ریاست میں امن و امان قائم رکھنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ شرارت پسند عنصر سے ہتھیار واپس لے لئے جائیں اور اگر ضروری ہو تو ایسے عنصر کی گرفتاری سے بھی گریز نہ کیا جائے۔ اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ بلا تفریق و امتیاز ان احکامات پر عمل کیا جائے گا

فلسطین کے متعلق سلامتی کونسل میں روس کے نئے ریزولیوشن پر بحث

کسی فیصلے پر پہنچے بغیر اجلاس ملتوی کر دیا گیا

لیک سکیس ۱۵ جولائی۔ کل سلامتی کونسل میں مسئلہ فلسطین پر جب دوبارہ بحث شروع ہوئی تو روسی نمائندہ مسٹر گرومیکو نے امریکی ریزولیوشن کے مقابلے پر اپنی طرف سے ایک نئی قرارداد پیش کی۔ جس میں متارکہ کی میعاد میں غیر معین عرصہ کے لئے توسیع کی سفارش کی گئی تھی نیز کہا گیا تھا کہ کاونٹ برناڈوٹ کو مستقل صلح کی گفت و شنید سے بالکل بے تعلق قرار دیدیا جائے۔ کیونکہ وہ اپنے اختیارات کو ناجائز طریق پر استعمال کرتے رہے ہیں۔ یاد رہے اس سے قبل امریکی نمائندے نے ایک ریزولیوشن پیش کیا تھا جس میں فلسطین کی موجودہ صورت حالات کو امن عالم کیلئے خطرے کا باعث قرار دیا گیا تھا اور سلامتی کونسل سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ عربوں اور یہودیوں کو تین دن کے اندر اندر لڑائی بند کر دینے کا حکم دیدے کل کے اجلاس میں ان دونوں قراردادوں پر بحث ہوتی رہی۔ بالآخر اجلاس کوئی فیصلہ کئے بغیر ملتوی ہو گیا

فرانس کے قومی دن پر پاکستان کا پیغام تہنیت

کراچی ۱۵ جولائی۔ قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے "جمہوریہ فرانس کے قومی دن" کی تقریب پر ہز ایکسیلنسی صدر جمہوریۂ فرانس کو حسب ذیل پیغام ارسال فرمایا ہے:- میں پاکستان کی حکومت اور باشندوں کیطرف سے جمہوریۂ فرانس کے قومی دن کی تقریب پر باشندگان فرانس اور آپ کو (جناب صدر) تہ دل سے مبارک باد دیتا ہوں آپکے "انقلاب عظیم" کے دوران میں آزادی۔ اخوت اور مساوات کا جو نعرہ بلند کیا گیا تھا۔ اور جسے آپ کی "جمہوریہ عظمیٰ" نے اختیار کیا تھا۔ اس کے اثرات ساری دنیا میں ظاہر ہوئے۔ پاکستان ایک جمہوری سلطنت کی حیثیت سے ان نصب العینوں اور اصولوں پر کامل یقین رکھتا ہے اور مجھے امید اور بھروسہ ہے کہ ہمارے ہر دو ممالک موجودہ افتراق زدہ دنیا میں امن و خوشحالی کی بحالی کے کام میں متحدہ طور پر حصہ لیں گے۔

رمضان میں ڈاک کے عملہ کے ساتھ رعایت

کراچی ۱۵ جولائی۔ ماہ رمضان میں ڈاک خانے کے عملے کی سہولت کے لئے طے کیا گیا ہے کہ جن جگہوں میں دن میں ایک سے زائد بار ڈاک تقسیم کی جاتی ہے وہاں ۵ بجے شام یا اس کے بعد ڈاک کی تقسیم بند کر دی جائے مگر تار ہوائی ڈاک اور اکسپرس ڈیلیوری کے خطوط کی تقسیم حسب سابق جاری رہے گی۔

راشن کارڈ پر فائن کپڑا

لاہور ۱۵ جولائی۔ پُرانی انارکلی کے رقبہ میں رہنے والے مستقل راشن کارڈوں پر جن کا سلسلہ نمبر ۳۵۵۴۰ سے ۳۵۵۸۲۴-۴۲۰۰۱ سے ۴۲۰۳۵۳ – ۴۲۵۰۰۰ سے ۴۲۸۰۰۰ اور ۴۴۹۷۰۱ سے ۴۵۱۲۰۰ ہے ولائتی فائن کپڑا ایک گز فی کس کے حساب سے مل سکتا ہے یہ کپڑا کو اپریٹو سٹورز دیو سماج لاہور میں ۱۶ جولائی سے ۲۴ جولائی تک مل سکے گا۔ مگر یہاں صرف ان لوگوں کو کپڑا ملے گا جو اپریل ۱۹۴۸ء سے کسی اور ڈپو سے سوتی کپڑا نہ لے سکے ہوں۔ البتہ کورس کپڑا حسب معمول دوسرے ڈپوؤں سے لیا جا سکتا ہے۔

میانوالی میں سوت کی فروخت پر پابندی

لاہور ۱۵ جولائی۔ میانوالی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ولائتی سوت کی فروخت سول سپلائز افسر یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے تحریری حکم کے بغیر ممنوع قرار دیدی ہے پرچون فروش بھی پرمٹ رکھنے والوں کے سوا کسی آدمی کے پاس سوت نہیں بیچ سکیں گے اس حکم کی خلاف ورزی پر تین سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔

بہاولپور میں کھدر اور چرخے کی تحریک

لاہور ۱۵ جولائی۔ نواب مشتاق احمد گورمانی وزیر اعظم ریاست بہاولپور نے حال ہی میں ایک کانفرنس بلائی جس میں کھدر اور چرخے کی تحریک کو مقبول بنانے کے ذرائع اور وسائل پر غور کیا گیا فیصلہ کیا گیا کہ ریاست کے طول و عرض میں کاتنے اور بُننے کی سوسائٹیاں قائم کی جائیں جو محکمہ امداد باہمی کی نگرانی میں کام کریں۔ تجویز کی گئی ہے کہ سنٹرل کواپریٹو بنک مقامی سوسائٹیوں کو کھڈیوں کی خرید کے لئے قرضہ دیں۔ اور اُن کا بُنا ہوا سارا کپڑا خرید کر مناسب قیمت پر محکمہ سول سپلائز کے ذریعے فروخت کریں۔ ریاست میں ادنی مال تیار کرنے کے سلسلے میں گرم کپڑا اور کمبل بُننے کا ایک مرکز قائم کرنیکا بھی فیصلہ کیا گیا۔ اس تمام سکیم کی نگرانی اور متعلقہ افراد کی امداد کیلئے ایک مرکزی کمیٹی قائم کی گئی ہے

مغربی پاکستان سے ہندوستان جانیوالے مسلمانوں پر پابندی

۱۹ جولائی سے بغیر پرمٹ حاصل کئے کوئی نہ جا سکیگا

نئی دہلی ۱۵ جولائی کل رات ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹ جولائی ۱۹۴۸ء سے مغربی پاکستان سے کوئی مسلمان بھی بغیر پرمٹ حاصل کئے ہندوستان نہ جا سکے گا۔ پرمٹ ہندوستانی ہائی کمشنر مقیم کراچی یا ڈپٹی ہائی کمشنر کے دفتر سے حاصل کئے جا سکیں گے عارضی طور پر آنے جانے والوں کے لئے بڑی آزادی اور فراخدلی سے پرمٹ جاری کئے جائینگے۔ لیکن جو مستقل رہائش کی نیت سے ہندوستان جانا چاہینگے انہیں حکومت پاکستان سے مشورہ کے بعد ہندوستان آنے کی اجازت دی جائے گی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ حالات کے ٹھیک ہو جانے پر یہ پابندیاں ہٹالی جائینگی۔ مشرقی پاکستان کے باشندے ان پابندیوں سے مستثنیٰ ہیں۔ وہ حسب سابق آئندہ بھی آ جا سکیں گے۔

سٹرلنگ فاضلات کے متعلق پاکستان اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ ہو گیا

لندن ۱۵ جولائی مسٹر غلام محمد وزیر خزانہ پاکستان نے ایک پریس ملاقات کے دوران میں بتایا ہے پاکستان اور برطانیہ کے نمائندوں کے درمیان سٹرلنگ کے حوالہ کے متعلق مالی سال کے نصف آخر کے لئے سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ سمجھوتہ کی تفصیلات کا ایک مشترکہ* بیان میں کچھ عرصہ بعد اعلان کر دیا جائے گا مسٹر غلام محمد نے مزید فرمایا امید ہے معاہدہ دونوں حکومتوں کیلئے تسلی بخش ثابت ہوگا۔

* ہے۔ جس کے صدر وزیر اعظم ہیں۔

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

دنیا کے کناروں تک —— مغرب کی وادیوں میں

میری پہلی پریس کانفرنس

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور پیغام۔ اہل فرانس کے نام

(از مکرم ملک عطاء الرحمن صاحب مبلغ اسلام فرانس)

پیش لفظ

ایک عرصہ کی خاموشی کے بعد احباب کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہوں۔ بہت سی پریشان مجبوریاں اس خاموشی کا باعث رہیں "فرانسیسی حکومت اور اس کا قانون" فرانسیسی لوگ اور ان کا مخصوص عشرت پسند۔ خدا اور روحانیت سے یکسر بے نیاز کیریکٹر ایسے امور تبلیغی کام کے لئے ناقابل عبور روکیں بنتے رہے — اور اس کے علاوہ بعض اور وجوہ جن کا تفصیلی ذکر فی الحال آج کی گذارشات میں نہیں کر رہا ہوں — خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو آئندہ انشاء اللہ ملک فرانس اور اہل فرانس سے متعلق بعض تاثرات وغیرہ امور کے ذکر میں خلا پورا کر سکوں گا۔

حکومت فرانس سے اجازت

ملک کے قانون کے ماتحت تبلیغی کام کے لئے حکومت کی اجازت حاصل کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ گذشتہ سال سے اس کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے لئے سعی کو کس کس طریق پر کرنی پڑی اور کیا کیا بھٹو کریں کھانا پڑیں۔ اس کا ذکر بھی فی الحال بے تعلق ہوگا۔ بہرحال اجازت حاصل کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ ایک لمبی جد وجہد کے بعد اس فروری کے آخری عشرہ میں حکومت کی وزارت خارجہ کی طرف سے اجازت موصول ہوئی۔ لیکن اجازت ابھی کام شروع کرنے کے لئے ناکافی تھی۔ پولیس کے محکمہ اعلیٰ کی طرف سے اجازت، منظوری حاصل کرنے کی دشواری ناقابل برداشت تھیں۔ چنانچہ کس کس طریق پر کوشش کے بعد آخرکار ۲۲ جون کو پولیس کے محکمہ کی طرف سے اجازت موصول ہوئی کہ اب میں تبلیغی کام شروع کر سکتا ہوں فالحمد للہ علیٰ ذالک

طریق کار

اس آخری اجازت سے ... ماہ قبل بھی میں نے باقاعدہ تبلیغی مہم ... اور کام کو تیز کرنے کے لئے تیاری شروع کر دی تھی

احباب کو غالباً علم ہی ہوگا کہ میں ایک عرصہ سے یہاں اکیلا ہوں۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک میں تبلیغ ایک کام جو صبر، استقامت سے بھی تعلق رکھتا ہے اس کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید طریق یہی ہو سکتا ہے کہ ملک کے اخبارات کے ذریعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا اعلان اور حضور علیہ السلام کا پیغام اس ملک کے کونے کونے تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں میری ادنیٰ مساعی کا پہلا اقدام یہی پریس کانفرنس ہے جس کا ذکر آج کی ان گذارشات میں کرنا چاہتا ہوں

اہتمام کانفرنس

پریس کانفرنس! پھر مغرب کے ان ممالک میں! جن کا اخباری معیار اس دوری سے صحیح طور سے قیاس کرنا بھی ممکن نہ ہوگا۔ اور پھر فرانس ایسے روحانیت اور مذہبی تخیل سے عاری ملک میں! کسی مذہبی موضوع پر پریس کا افسر ملانا بظاہر حالات ناممکن کہا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ نہیں۔ خدا تعالیٰ کی توفیق اگر اس کے بندوں کے شامل حال ہو۔ تو پھر ناممکن چیز ممکن سے تبدیل بھی جا سکتی ہے

اس کانفرنس کی تیاری کے لئے گذشتہ دو ماہ میں کس طرح مصروف رہا کس کس نوعیت کے کام اور اس کے لئے کیا کیا بھاگ دوڑ کرنی پڑی۔ خدا ان حقیر مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے اور اپنے دین کی اشاعت اور اپنی توحید کے قیام کے لئے انہیں مفید بنائے۔ آمین

کانفرنس کے سلسلے میں ایک طرف پبلسٹی اول سے تعلقات اور دوسری طرف ابتدائی طور پر کسی قدر لٹریچر کی طباعت ضروری تھی۔

پریس تک زیادہ سے زیادہ رسائی کے لئے ڈائریکٹر اور فرانس کی ایک مقامی نیوز ایجنسی جو دائریکٹر کے طریق اور معیار پیرو پریس میں کام کرتی ہے ان دونوں سے تعلقات اور دوہ دو رسم پیدا کر لینے کی کوشش کی گئی۔

طباعت لٹریچر

لٹریچر کے سلسلہ میں ایک چار صفحات پر مشتمل پمفلٹ طبع کرایا گیا۔ جس میں مختصراً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ذکر کیا گیا۔ اور اقوام عالم کے نام حضور کا پیغام شامل کیا گیا۔ اس پمفلٹ میں سیدنا حضور علیہ السلام کی شبیہ مبارک بھی شائع کی گئی۔

اس پمفلٹ کے علاوہ ایک ٹریکٹ ۱۲ صفحات پر مشتمل تیار کیا گیا۔ اس ٹریکٹ میں مختصراً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے متعلق گذشتہ انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیاں اور نشانات کا ذکر کیا گیا۔ ان کے علاوہ حضور علیہ السلام کی پیشگوئیاں اور سلسلہ احمدیت کی مختصر سی تاریخ بھی شامل کی گئی۔ پمفلٹ اور ٹریکٹ کے علاوہ اوراق خطوط ملاقاتی کارڈ۔ دعوتی خطوط۔ دعوت نامے وغیرہ بھی طبع کرانے میں ضروری تھے۔ مغربی ممالک میں آج کل کی گرانی۔! الامان۔ کہاں اس کی اجازت دے سکتی تھی۔ بالخصوص میری بے مائیگی کا عالم! لیکن کام کے شروع کرنے کے لئے ان اخراجات کا کرنا بھی ضروری تھا چنانچہ محض اپنے خدا پر توکل کرتے ہوئے یہی ایسا کیا گیا۔ آخر اسی کا کلام ہے خدا کرے وہ اپنی رحمانیت کے ماتحت ان اخراجات کے لئے بھی سامان پیدا کرے۔ اور خود میرا متکفل ہو آمین

گو بظاہر یہ چند ایک امور ہی کی تیاری تھی۔ لیکن اجنبی ملک میں ہونے کی وجہ سے کام کی ہر نوعیت کے لئے مکمل اجنبیت۔ عام حالات کی نسبت کئی گنا زیادہ محنت اور وقت طلب ہونے لگتی ہے اور پھر سب کام یک دست ہی کرنے تھے

سارے فرانس تک

پریس کانفرنس کے لئے عموماً چیدہ چیدہ اخبارات کو ہی دعوت دی جایا کرتی ہے۔ لیکن میری خواہش تھی کہ سارے فرانس کے اخبارات تک میری طرف سے کم از کم رسائی کسی نہ کسی طریق پر ضرور ہو جائے۔ باقی ان پر ہے کہ وہ کوئی دلچسپی لیں اور نہ شائع کریں یا نہیں۔ اس کے علاوہ یہ ارادہ بھی تھا کہ کم از کم استعجاب کے ساتھ پبلک میں آ جائے کیونکہ اخبارات کے لئے خبروں کا استعجاب زیادہ جاذب ہوتا ہے چنانچہ سب سے مقدم پیرس کے چیدہ چیدہ اخبارات کا ان کے ایڈیٹروں کے مشورہ سے انتخاب کیا گیا اور انہیں دعوت نامے بھجوائے گئے

ان کے علاوہ پیرس کے باقی نسبتاً کم اہم اور فرانس کے دیگر شہروں اور صوبہ جات کے ۱۶۲ اخبارات کا انتخاب بعض دوستوں کی امداد سے کیا۔ پھر ان اخبارات کو تین گروپوں میں پیرس سے ان کے فاصلے اور دوری کے مطابق تقسیم کیا گیا اور ان تینوں گروپوں کو ٹریکٹ اور پمفلٹ اور تعارفی خطوط اس طریق پر بھجوائے گئے۔ کہ ان سب کو کانفرنس والے دن کانفرنس کے وقت سے چند گھنٹے پہلے مل سکیں۔ اس کے لئے وقت کی تنگی کی وجہ سے سخت محنت کرنی پڑی جو دو لیا۔ بعض فرانسیسی دوستوں کو رات دیر دیر تک کام میں اپنا ساتھ لگانا پڑا حتیٰ کہ ایک روز ایک ڈچ دوست ملنے آئے ڈاک کا وقت تنگ ہو رہا تھا اور اکیلا ہی کام کر رہا تھا خوف تھا۔ وقت پر ڈاک تیار نہ ہو سکے گی۔ چنانچہ انہیں ان کے کام سے روک کر اپنے کام میں کئی گھنٹے لگائے رکھا۔ وہ ان دنوں اپنی ربڑ کی تجارت کے سلسلہ میں فرانسیسی حکومت سے گفت وشنید کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء دے اور ان کے لئے ہدایت کا باعث ہو آمین

کانفرنس دائیریکٹروں کی کسی قدر غلط فہمی کی وجہ سے ایک ہفتہ ملتوی کرنی پڑی۔ چنانچہ بفضل تعالیٰ آج بعد دوپہر چار بجے پیرس کے ایک بڑے ہوٹل میں اس کا انعقاد ہوا اور اس سے واپس آ کر یہ رپورٹ لکھ رہا ہوں۔

کانفرنس میں ایک درجن کے قریب اخبارات شامل ہوئے اور یہ تعداد ڈائریکٹر فرانس نیوز ایجنسی کے قول کے مطابق کافی تعداد سمجھی جاتی ہے۔ کیونکہ آج کل پیرس میں بے شمار تقریبات اور کانفرنسیں ہوتی ہیں کانفرنس کے نتائج کا علم تو بعد میں ہی ہوگا خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو آئندہ آپ سے عرض کر سکوں گا۔

درخواست دعا

اپنی طرف سے اپنی ہمت اور بساط کے مطابق ہی نہیں بلکہ انتہائی بے سروسامانی کے عالم میں ایسا اقدام کیا ہے۔ جو خدا کے دین کی اشاعت اور نبی وقت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کے پہنچانے کے لئے ایک مشن کے لحاظ سے غالباً اپنی نوعیت کا پہلی بار ایسا اقدام ہوگا۔ احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں نہایت ہی دردمندانہ التماس کے ساتھ دعا کی درخواست ہے۔ کہ ہمارا خدا ہمارا ہی ادنیٰ سی ادنیٰ سعی میں خود اپنے فضل سے برکت عطا فرمائے اور توفیق عطا فرمائے اور نصرت ہمارے شامل حال فرمائے۔ یہ کام ہے بھی تو اس کا اپنا اور اسی نے خود ہی اسے کرنا ہے لیکن ہمارا ارحم الراحمین خدا مجھ جیسے نالائق اور کمزور کو بھی اپنے دین کی اشاعت کی کسی قدر سعادت ضرور عطا فرمائے۔

جو کام کروڑوں مسلمان نہیں کر سکتے اسے یہ جماعت بالتہ قادر ہے

مولوی عبد المجید صاحب قریشی کے تاثرات

آج سے چند روز پہلے "احمدیہ جماعت" مذہبی مجلس میری دل لگی اور مضحکہ و تفریح سے زیادہ اہم نہ تھی۔ لیکن اس وقت وہ ایک عظیم الشان امت ہے۔ اگرچہ اس کے افراد کی تعداد کم ہے۔ لیکن اس کے عمل و ایثار کی مقدار بہت زیادہ ہے۔ جو کام پراگندہ حال مسلمانوں کے کروڑوں افراد نہیں کر سکتے اسے یہ منظم جماعت بسہولت قادر ہے ....

ہندوستانی عیسائیوں کی جماعت احمدیہ جماعت کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ "قادیانی جماعت کا نظام ایک منصوبہ سے منصبہ طور گورنمنٹ نظام" کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اور اس کے ہر ایک شعبے میں اسی قدر باقاعدگی، ضابطہ داری اور اصول پرستی موجود ہے جس قدر کسی منظم گورنمنٹ کے مختلف محکموں میں ہوا کرتی ہے۔

(اخبار تنظیم اہل حدیث امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء)

روزنامہ الفضل
۱۶ جولائی ۴۸ء

فلسطین

فلسطین کے متعلق آجکل جو خبریں آرہی ہیں ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یو۔ این او سے لے کر حکومت برطانیہ تک تمام عناصر امریکن پالیسی کو بروئے کار لانے پر تلے ہیٹے ہیں جس کا مدعا واضح طور پر یہی ہے۔ کہ تقسیم کی تجویز کو جامۂ عمل پہنایا جائے۔ اور نام نہاد امریکی ریاست کو مستحکم کردیا جائے۔ خواہ مختلف تجاویز جو مختلف اجانب سے پیش ہورہی ہیں۔ بظاہر ایک دوسری سے کسی قدر مختلف نظر آتی ہوں۔ مگر سب کا مدعا ایک ہی ہے۔ جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے امریکہ نے کوئی لگی لپٹی رکھے بغیر اس بات کا اظہار کردیا ہے۔ کہ امن قائم کرنے میں عربوں نے رکاوٹیں ڈالیں۔ تو وہ یہودیوں کو کھلم کھلا مدد دے گا۔ اور اسلحہ پر سے قدغن اٹھا دے گا۔ امن کے قیام کا مطلب یہی ہے۔ کہ اس دوران میں یہودیوں کی طاقت اتنی بڑھادی جائے۔ کہ بعد میں عربوں کی طرف سے اس کے خلاف کچھ بھی نہ کیا جاسکے برناڈوٹ ثالث نے جو بیان حفاظتی کونسل میں دیا ہے۔ اس سے عیاں ہے کہ عرصہ امن وصلح میں یہودی اپنے آپ کو مضبوط بنانے کی پیہم کوشش میں مصروف رہے ہیں۔ یوکرین کے صدر کا اسرائیلی ریاست کو عملاً تسلیم کرنے کی کوشش اس بات پر دال ہے۔ کہ روس بھی یہودی ریاست کے قیام کے حق میں ہے۔ برطانیہ تو امریکہ کے ساتھ ہی چمٹا ہوا ہے۔ اور اسکے اپنے مفاد بھی امریکہ کے ساتھ ہیں۔ وہ اسکو مجبوراً اپنے دلی ارادوں سے باز رکھنے کے لئے کافی ہیں۔ چنانچہ اس امر کا کھلے لفظوں میں اعتراف مسٹر ایٹلی اور مسٹر مارلین نے کردیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت تمام مغربی اقوام کی رائے امریکہ کی رائے سے متفق نظر آتی ہے۔ باقی اقوام کے رویہ کا تو اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ وہ سب کسی نہ کسی طرح امریکہ کی رہین ہیں۔ اور اس سے مالی امداد کی امید رکھتی ہیں۔ البتہ روس کا ذاتی نظریہ معنی خیز ہے۔ اور وہ اپنے الگ مفاد کے پیش نظر امریکہ اور برطانیہ کے ساتھ متحد الرائے ہوگیا ہے اس کی چال بہت گہری ہے۔ اور اسے یقین ہے کہ فلسطین کا سویٹ روس سے قرب آئندہ جنگ میں اس کے لئے مفید ثابت ہوسکے گا۔ اور وہ اسرائیلی ریاست میں اپنے ایجنٹ کھپانے میں امریکہ کی نسبت فائق پوزیشن رکھتا ہے۔

امریکہ کے مفاد کو انتخابات میں یہودی رائے عامہ خریدنے تک محدود رکھنا کوتہ نظری ہوگا۔ عرب دنیا میں خاصکر مشرق وسطی میں جو امریکہ کے مفاد ہیں وہ نہائت اہم ہیں۔ ان کے باوجود امریکہ کا تمام عرب دنیا کو ناراض کرلینا بتاتا ہے۔ کہ اس کے دل میں بہت دور کی مصلحتیں کام کررہی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہودی ریاست کے استحکام سے وہ عرب دنیا کی بے دست و پائی چاہتا ہے۔ یہودی ریاست کی صورت میں اسکو ایک محکم چٹان اپنے پاؤں جمانے کے لئے مل جائے گی۔ جہاں سے وہ تمام مشرق وسطی پر اپنا مالی جال بلاواسطہ اور یہودی سرمایہ داروں کے ذریعہ ڈال سکے گا۔ اور عربوں کی مراعات ختم کردینے کی دھمکی کو اس طرح ہمیشہ کے لئے بے ضرر کردے گا۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ روس امریکہ کی اس نیت میں کہاں تک حائل ہوسکتا ہے لیکن عربوں کو کسی دوسری طاقت کا قطعاً بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے اور مغربی اقوام کی باہمی رقابت کا منہ نہیں تکنا چاہیئے بلکہ ان کو چاہیئے۔ کہ اپنی تمام قوتوں کو اس وقت ایک نقطۂ مرکزی پر مجتمع کردیں۔ اور باہمی رقابتوں اور ایک دوسرے سے چھوٹے چھوٹے نقصان یا فائدہ کے خیال کو قطعی طور پر اپنے دلوں سے نکال کر ایک دیوار مرصوص کی صورت اختیار کریں عرب اقوام میں سے اگر ایک چھوٹی سی طاقت نے بھی لالچ میں آکر ذرا سی بھی کمزوری دکھائی۔ تو مغربی اقوام کا اپنے ارادوں میں کامیاب ہوجانا یقینی ہوجائے گا۔

ریفیوجی کونسل کا فیصلہ

پاکستان
پنجاب

ریفیوجی کونسل نے مری میں مہاجرین کی ضلعوار آبادی کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے۔ وہ نہائت دانشمندی پر مبنی کہا جاسکتا ہے۔ جو دلائل اپنے اس فیصلہ پر پہونچنے کے لئے کونسل نے شائع کئے ہیں۔ وہ نہائت مضبوط اور قائل کرنے والے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک سال کے بعد جبکہ مہاجرین کی آبادی کا کام قریب الاختتام پہونچ چکا ہے۔ ایک بار پھر ان مصیبت زادوں کو انتشار اور بدنظمی کا شکار بنانا ہرگز قرین مصلحت نہیں سمجھا جاسکتا تھا۔

جو لوگ ضلعوار آبادی کے حق میں ہیں۔ ان کے اصل وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں ہمیں اس سے سروکار نہیں ہے۔ لیکن ان کی یہ دلیل کہ ضلعوار آبادی سے بہت سے ناجائز قبضے ٹوٹ جائینگے اور ایک قوم کے لوگ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اکٹھے آباد ہوجائینگے۔ خواہ شروع میں کتنی بھی وزن رکھتی ہو۔ مگر موجودہ حالات میں اور اتنی مدت گزارنے کے بعد صرف اس وجہ سے کہ لوگوں کو اپنی اپنی جگہ سے انکی مرضی کے خلاف ہلانا ایک عام مصیبت بن جائے گا۔ بالکل بے کار ہوکر رہ گئی ہے۔ ہماری دانست میں جو لوگ کسی جگہ آباد ہوگئے ہیں یقیناً ان کو اب برادریوں کا رشتہ اتنا اہم محسوس نہ ہوتا ہوگا جتنا کہ ظاہر کیا گیا ہے۔ باقی رہا ناجائز قبضوں کا معاملہ تو ہم نے پہلے عرض کیا تھا۔ کہ ناجائز قبضوں کے معاملہ کو ضلعوار آبادی کے سوال سے خلط ملط نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اسکو بطور خود ایک اہم مسئلہ سمجھ کر اسپر غور کرنا اور تدابیر اختیار کرنا چاہیئے۔

یہ ایک واقعہ ہے کہ شروع شروع میں حکومت نے اعلان کردیا تھا۔ کہ فلاں ضلع کے مہاجرین کے لئے فلاں ضلع تجویز کیا گیا ہے۔ اگر یہ لوگ جو اب حکومت پر ضلعوار آبادی کے لئے زور دے رہے ہیں۔ اس وقت کوئی حقیقی کام کرتے۔ تو آج ان کو حکومت سے مطالبہ کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ مہاجرین نے خود بھی حکومت کے متعینہ ضلعوں میں آباد ہونے کی کوشش نہ کی۔ اور جہاں ان کو زیادہ فائدہ نظر آیا۔ وہاں آباد ہوتے چلے گئے۔ اس سے بھی ضلعوار آبادی کے مطالبہ کرنے والوں کا کیس نہائت کمزور ہوجاتا ہے۔

اس کے باوجود ہم اس بات کے حق میں ہیں کہ جہاں تک ممکن ہوسکے۔ اور جہاں تک لوگوں کی سہولت اجازت دے حکومت کو چاہیئے کہ وہ ایسے باہمی تبادلوں کے لئے انتظام کرے۔ جو فریقین کی رضامندی کے ساتھ کئے جائیں اور جس سے نہ تو آباد شدہ لوگوں میں بے چینی پھیلے اور نہ کسی کو ناجائز تکلیف برداشت کرنی پڑے۔

مزاح

ہمارے ایک معاصر نے اپنی حالیہ اشاعت میں ایک ہندو اخبار نویس کے مضمون کا ایک اقتباس شائع کیا ہے جس میں شملہ کی مال روڈ کی چہل پہل کا کسی قدر تفصیل سے نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اور مغرب سے درآمد کی ہوئی عریانی کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے بلکہ یوں سمجھیئے۔ کہ تمام اقتباس ہے ہی مغرب زدہ عورتوں کی بے حجابی اور بے حیائی کی ایک قلمی تصویر اقتباس نقل کرنے کے بعد معاصر عزیز نے یہ نوٹ درج کیا ہے۔

"آہ ہماری قسمت میں اب یہ باتیں کہاں جب یہ لوگ موجود تھے۔ تو یہ نظارے دیکھنے میں آتے تھے ؎
خواب تھا جو کچھ تھا دیکھا جو سنا افسانہ تھا"

ہمارے نزدیک یہ ریمارک اگرچہ مذاق میں ہی لکھا گیا ہے قابل اعتراض ہے۔ ہم تو اپنے معاصر عزیز سے یہ توقع رکھتے تھے۔ کہ وہ اس اقتباس کو نقل کرنے کے بعد اس بات کو فخریہ پیش کرینگے کہ اب لاہور کی مال روڈ اور مغربی پنجاب کے دیگر شہر اس قسم کی عریانی سے بہت حد تک پاک ہیں ہمیں تعجب اس وجہ سے بھی ہوا۔ کہ ہمارا یہ معاصر شریعت کے فوری نفاذ کے حامیوں میں سے ہے۔ ایک طرف شریعت کے نفاذ کا مطالبہ اور دوسری طرف خلاف شریعت حرکات پر (مذاقاً ہی سہی) آہیں بھر بھر کر رشک کرنا زیب نہیں دیتا۔

مزاح کوئی بری بات نہیں ہے۔ حدیث کی معتبر کتابوں میں بعض روایات ایسی بھی ملتی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مزاح کو پسند فرماتے تھے۔ لیکن وہ مزاح اخلاق کی حدود کے اندر رہتے ہوئے کسی لحاظ سے بھی قابل اعتراض نہ ہوتا تھا۔

موجودہ مزاح جس کے متعلق ہمیں یہ چند سطور لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ ایسا ہے کہ کسی مسلمان کے لئے قابل فخر قرار نہیں دیا جاسکتا۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ ان لوگوں کو تو اس سے کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔ جن کے متعلق ایسے جذبہ کا اظہار کیا گیا۔ لیکن لکھنے والے نے اپنے دل کی گہرائیوں سے نقاب اٹھا کر اپنے آپ ہی کو رسوا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہمیں امید ہے۔ ہمارے مسلمان معاصرین آئندہ ایسے مزاح سے پرہیز کریں گے۔ جس سے ہمارے اپنے ہی سفلی جذبات کی عریانی ہوتی ہو۔ مزاح کے کئی طریق ہیں۔ اور آدمی اخلاقی حدود میں رہ کر بات میں لطف پیدا کرسکتا ہے ؛

ماخوذین سندھ کے لئے درخواست دعا

ناصر آباد اسٹیٹ سندھ۔ مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب بذریعہ تار صحابہ اور احباب جماعت سے ان احمدی نوجوان کی باعزت رہائی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ جو عرصہ سے ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ ان مخلص نوجوانوں میں سے بعض واقفین زندگی بھی ہیں۔ احباب رمضان کی نیم شبی دعاؤں میں انہیں ضرور یاد رکھیں۔

حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم

بابر

وہ رشکِ چمن کل جو زیبِ چمن تھا
گیا میں جو اس بن چمن میں تو ہر گل
یہ غنچہ جو بے دردِ گلچیں نے توڑا
تنِ مُردہ کو کیا تکلف سے رکھنا

اور ہمایوں

چمن جنبشِ شاخ سے سینہ زن تھا
مجھے اُس گھڑی اخگرِ پیرہن تھا
خدا جانے کس کا یہ نقشِ دہن تھا
گیا وُہ تو جس سے مزیّن یہ تن تھا

میرے پیارے ابا جان محترم (حضرت حافظ سید عزیز اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ) پرسوں رات کے ایک بجے کے قریب انتڑیوں پر فالج گرنے کی وجہ سے صرف پانچ دن بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اور ہمیں تڑپتا اور یتیم چھوڑ کر اپنے سب سے پیارے سب سے محبوب خدا سے جا ملے۔ وفات سے تقریباً ایک ماہ قبل سے ہی حضرت والد صاحب کبھی کبھی فرمایا کرتے تھے۔ کہ میری وفات قریب معلوم ہوتی ہے۔ اور ہمیں نصیحت فرمایا کرتے تھے۔

بدھ کی رات کو جہلم میں جبکہ رات کا کھانا کھانے کے بعد کچھ پھل کھایا۔ ان میں آم اور انگور بھی تھے۔ اچانک رات کے وقت شدید پیٹ میں درد ہوا۔ اس کے بعد کئی اسہال آئے صبح کے وقت وہ نیم بیہوش سے تھے۔ اور بہت لاغر اور میں صرف ان کے پاس گھر والوں میں سے اکیلا تھا۔ چنانچہ امرت دھارا وغیرہ دیا۔ کچھ افاقہ ہوا۔ ایک بجے کے قریب لاہور سے ٹیلیفون آیا۔ (حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا) کہ میرے بڑے بھائی) کلیم اللہ کا اپریشن جمعرات کو صبح نو بجے ہوگا آپ آجائیں۔ پس اسی وقت سے نہایت خشوع خضوع اور رقت قلب سے سجدے میں گرگر کر بھائی جان کی صحت کے لئے دعائیں کرنے لگے۔ شدید روئے میں بہت گھبرا گیا۔ میں نے بہت تسلی دی۔ مگر بے سود۔ اس وقت بیماری کی حالت میں اضافہ ہونا شروع ہو گیا۔ چنانچہ رات کی گاڑی جو جہلم سے ۱۲ بجے چلتی ہے روانہ ہو گئے۔ جانے سے ایک گھنٹہ قبل اپنے ایک ماتحت کو بلوایا ضروری ہدایتیں دیں۔ اور کہنے لگے میں دنیا سے بہت تنگ آگیا ہوں۔ نہ میں سکھی نہ میری اولاد انشاء اللہ موت ہی ان مصائب سے چھٹکارا دیگی۔ اس کے بعد ان کی آواز بھرا گئی۔ کچھ کہہ نہ سکے۔ اور اپنے ماتحت کے ہمراہ رات کو لاہور چلے گئے۔ نوکر نے بتایا۔ کہ راستہ میں بھیڑ بہت تھی شاہ صاحب فرش پر بیٹھے ہوئے نہایت تکلیف میں سے گئے تھے۔ اور ان کو پیٹ میں بہت درد تھا۔ مگر گجرات سے آگے جگہ مل گئی چنانچہ آپ لاہور اپریشن سے ایک گھنٹہ قبل پہنچ گئے مگر بھائی کلیم کو دیکھنے کے لئے ہسپتال نہیں جا سکے

بلکہ سیدھے گھر چلے گئے۔ لاہور آکر ان کو بہت زیادہ تکلیف شروع ہو گئی۔ ہمارے محترم بڑے ابا جان (حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب) راولپنڈی میں تھے۔ کوئی بڑا آدمی گھر پر نہ تھا جو دیکھ بھال کرے۔ پھر دوسرے دن ان کو ایک قے آئی جس

میں کچھ خون کے جالے تھے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے فضل کیا۔ بڑے ابا جان تشریف لے آئے انہوں نے بہت دوڑ دھوپ کے بعد میو ہسپتال میں داخل کرا دیا۔ اور بڑے ابا جان فرمانے لگے کہ راولپنڈی میں میری عجیب حالت ہو گئی سخت فکر ہوا۔ میں نے کہا کہ ضرور کوئی بات ہوگی چنانچہ میں آگیا۔

پرسوں دوپہر کو میری اماں جان محترمہ کا خط جہلم میں میرے پاس آیا۔ کہ تمہارے ابا جان بہت بیمار ہیں تم آجاؤ۔ چنانچہ میں کل صبح ۸ بجے لاہور آگیا۔ ہسپتال گیا۔ تو ابا جان بڑے پیار سے بولے "بھائی جی آگئے ہو اچھا ہوا وہ مجھے کبھی کبھی پیار سے بھائی جی کہتے تھے۔ اس وقت ان کے ناک کے ذریعہ پیٹ میں ایک ٹیوب لگی ہوئی تھی جو پیٹ میں سے پانی وغیرہ نکالتی تھی۔ کیونکہ انتڑیوں

کے نقص کی وجہ سے ٹٹی کا آنا بند ہو چکا تھا۔ اور ہوا بھی بالکل بند تھی۔ پیٹ بہت پھول گیا تھا۔ چونکہ کچھ کھاتے نہ تھے۔ اس لئے ان کو طاقت پہونچانے کے لئے ڈاکٹر پاؤں کی ایک رگ کاٹ کر اس میں ایک ٹیوب کے ذریعہ طاقت کی دوائیاں پہونچاتے تھے یعنی گلوکوز وغیرہ

اس وقت اگلے دن سے ان کی حالت کچھ بہتر تھی۔ مجھ سے باتیں بھی کیں۔ اور کچھ ہوا بھی خارج ہوئی۔ ڈاکٹروں نے کہا اگر ہوا خارج ہونی شروع ہو گئی۔ تو انشاء اللہ جلدی آرام آجائے گا۔ اور پیٹ بھی کچھ نیچے ہو گیا تھا ۵ بجے شام تک ایسی حالت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر تھی۔ اس کے بعد ایک اینگلو انڈین نرس آئی۔ اور اس

نے ایک آلہ جس کے اندر تین بجلی کے بلب تھے پیٹ کو گرمی پہونچانے کی خاطر لگایا۔ قریباً ۱۵ منٹ رکھا رہا۔ اس وقت ابا جان بہت گھبرا گئے۔ بار بار اسکو اٹھاتے۔ مگر وہ اٹھانے نہ دیتی۔ نرس جب کسی کام کو گئی تو مجھے فرمانے لگے۔ تم اسکو اتار دو میں برداشت نہیں کر سکتا میں نے کہا ابا جان میں کیسے اتار دوں وہ خفا ہوگی پھر ایک آہ کے ساتھ اچھا کہہ کر چپ ہو گئے۔ اس وقت سے ان کی حالت بدلنی شروع ہو گئی۔ اور بار بار میری طرف حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے تھے کبھی کہتے تم تھک گئے ہو سو جاؤ کبھی کہتے کھانا کھایا؟ اسی طرح باتیں کرتے رہے۔ ۷ بجے ایک نرس جو رات کی ڈیوٹی پر تھی آئی۔ اور پیٹ میں سے پانی نکالا۔ ان کے پیٹ میں اس قدر گرمی تھی۔ کہ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ اور بار

بار گھبراہٹ سے اٹھتے۔ لیکن ہم نے اٹھنے نہ دیا۔ اس کے بعد مجھ سے پانی مانگا۔ پانی بھی ضد کر کے اٹھ کے پیا۔ بس پینے کی دیر تھی۔ کہ یکدم بے ہوش ہو گئے۔ میں نے جلدی سے امی کو جگایا۔ اور ڈاکٹروں کو اکٹھا کیا۔ اور میں محترم جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب کو بلوا لایا۔ انہوں نے ایک دوائی تجویز کی۔ اور میرے بھائی سید صفی اللہ شاہ صاحب کو بھیجا کہ ماڈل ٹاؤن کے ہسپتال سے اپنے ابا کو لے کر دوائی لے آؤ۔ پھر ڈاکٹر امیر الدین صاحب سرجن آئے۔ خوب اچھی طرح دیکھا۔ اور چلے گئے۔ اس کے بعد ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب نے ابا جان کا بلڈ پریشر لیا اور گھبرا گئے باہر مشورہ کیا۔ اور مجھے کہنے لگے حالت نازک ہے۔ تمام رشتہ داروں کو بلوا لاؤ۔ میں گرتا پڑتا دا ابا جان بڑے سید ولی اللہ شاہ صاحب کو بلا کر لایا۔ پھر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کو جگایا۔ انہوں نے موٹریں لیں۔ دیگر صاحبان محبت اور ہمدردی کے جذبہ کے ماتحت تشریف لائے۔ اور ہسپتال پہونچے۔ وہاں دیکھا کہ حضرت والد صاحب کی حالت بدتر ہو گئی۔ بس پھر کیا تھا سانس اکھڑنے لگا۔ کو مصنوعی سانس دلانے اور ٹیکے وغیرہ کی بہت کوشش کی۔ مگر بے سود۔ . . .

. . . . از

مقدر موت غالب آگئی۔ نزع کی حالت میری امی جان محترمہ کو کہنے لگے۔ کلمہ خیال رکھیں۔" امی نے کہا " ہمیں کس پاس چھوڑ چلے ہیں؟" اشارہ کیا " خدا کے پاس۔ پھر اپنے حقیقی مولا سے جا جس کو ملنے کی خواہش میں دیر سے رہے تھے۔ جس کے دیدار کے لئے رہے تھے۔ اور وہ چلے گئے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

(باقی دیکھیں ص۸ کالم ۲ کے نیچے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

روزہ دار کو ذکر الٰہی میں بہت مشغول رہنا چاہیئے

"اس کے بعد روزہ کی عبادت ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض مسلمان کہلانے والے ایسے بھی ہیں۔ جو کہ ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالےٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں ہیں۔ تزکیہ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں. . . . . . . کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بلکہ ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی نازل کرتا ہے۔ مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں۔ کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جسکو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے۔ ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قوٰے تیز ہوتے ہیں"

(لیکچر لا الہ الا اللہ صفحہ ۱۳)

جنگ کا ذمہ وار کون؟

عربوں اور یہودیوں کے درمیان مستقل صلح نہ کرا سکنے کی وجوہات اور آئندہ کے متعلق بعض تجاویز پر مشتمل جو رپورٹ اتحادی نمائندے کے ثالث، کاؤنٹ برناڈوٹ نے سلامتی کونسل میں پیش کی ہے۔ اس میں دو باتیں خاص طور پر قابل غور ہیں۔ فارس انوری اور دیگر ممبران کے سوالات کے جواب میں انہوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ گذشتہ چار ہفتوں میں عارضی صلح کی خلاف ورزی کی گئی۔ باہر سے یہودیوں کو امداد پہنچتی رہی۔ انہوں نے اس عرصہ سے فائدہ اٹھا کر اپنے دفاع کو پہلے کی نسبت زیادہ مضبوط کر لیا اور اب متارکہ کی مدت میں مزید توسیع بھی انہی نقطۂ نگاہ سے ان کے لئے فائدے مند ثابت ہو گی۔

لیکن جب روسی نمائندے نے سوال کیا کہ لڑائی کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ تو انہوں نے کہا اس پر جس نے متارکہ کی مدت میں توسیع سے انکار کیا اور عرب ہی ہو سکتے ہیں کہ جو متارکہ کی مدت میں توسیع پر آمادہ نہیں ہوئے۔ اب ذرا اس بیان کی منطق ملاحظہ ہو۔ کہ عارضی صلح سے ناجائز فائدہ تو یہودی اٹھائیں طے شدہ شرائط کو ردی کی ٹوکری میں پھینکتے ہوئے من مانی کارروائیاں جاری رکھیں۔ اسلحہ بھی باہر سے انہیں پہنچتا رہے اور یورپ سے یہودیوں کا فلسطین جانا بھی بند نہ ہو لیکن فلسطین میں لڑائی چھیڑنے کے اصل ذمے وار عرب ٹھہریں۔ وہی مثل صادق آتی ہے اندھیر نگری چوپٹ راج۔ قصور وار کوئی بھی ہو اس سے مطلب نہیں۔ پھانسی کے تختے پر وہی چڑھے گا۔ پھندا جس کی گردن میں صحیح بیٹھے گا۔

کاؤنٹ برناڈوٹ کی اس رپورٹ سے جو انہوں سلامتی کونسل میں پیش کی ہے امر روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا ہے کہ وہ ثالث ہی نہیں۔ بلکہ یہودیوں کے حمایتی بھی ہیں۔ ایک واقعہ ان کی ثالثی پر خوب چسپاں ہوتا ہے اور ہے بھی وہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے اس قدر عام کہ روز مرہ دیکھنے میں آتا رہتا ہے کیونکہ چالاک و ہوشیار قسم کے لوگ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرانے میں ایسی ہی روش اختیار کیا کرتے ہیں۔ قصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ دو آدمی آپس میں کسی بات پر الجھ پڑے اتفاق سے بات بڑھ گئی نوبت ہاتھا پائی تک پہنچی پھر کیا تھا گتھم گتھا ہو گئے۔ ان میں سے ایک کمزور تھا۔ اور دوسرا قدرے طاقتور۔ اندریں صورت کمزور کی شامت آنی لازمی تھی اور آنی بھی چاہیئے تھی کیونکہ وہ تھا بھی قصور وار چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس کی اچھی مرمت ہوئی اور خوب ہڈیاں سکیں اتفاق سے اس کا ایک حمایتی ادھر آنکلا وہ تھا بڑا چالاک۔ فوراً ثالث بن کر بیچ میں آ کودا اور طاقتور پر برستے ہوئے کہ میاں! چھوڑو جھگڑے کو۔ جانے بھی دو لڑتے سے کیا فائدہ۔ اپنے دونوں ہاتھوں سے ایسی گرفت کی کہ وہ بیچارہ بے دست و پا ہو کر رہ گیا۔ اس ترکیب سے طاقتور تو مجبور ہو گیا اور کمزور کو بدلہ لینے کا موقع مل گیا۔ چنانچہ اس نے مصنوعی ثالث کی شہ پا کر موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مدمقابل پر ہاتھ چھوڑ دیا اور خوب بدلہ لیا۔ نام نہاد ثالث اس کو بھی یہی کہتا رہا کہ دیکھو زیادتی مت کرو۔ کیوں آپے سے باہر ہوئے جاتے ہو حالانکہ پٹوا خود رہا تھا۔

بعینہ یہی حال ہم کو کاؤنٹ برناڈوٹ کی ثالثی کا نظر آتا ہے۔ انہوں نے عربوں اور یہودیوں کے درمیان چار ہفتے کیلئے عارضی صلح کرادی اور اس طرح طرفین کی جنگی سرگرمیاں اس عرصہ کے لئے بظاہر بند ہو گئیں۔ لیکن تھی یہ نری ملمع سازی۔ کیونکہ اس کا اصل مقصد عربوں کی بڑھتی ہوئی یلغار کو روکنا تھا اور یہ اس لئے کی گئی تھی کہ تا یہودی عربوں کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو جائیں۔ اسلحہ اور گولہ بارود بھی ان تک پہنچتا رہے اور چوری چھپے کثیر تعداد میں یہودی بھی وہاں جا بسیں۔ دنیا دکھاوے کو جمعیت اقوام اور ثالث صاحب خود زبانی ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں۔ باتوں ہی باتوں میں یہودیوں کا کام بن جائے۔ پھر بے شک دونوں آپس میں لڑ کر بزور شمشیر تمام جھگڑے کا فیصلہ کر لیں۔

فلسطین میں دوبارہ لڑائی چھڑنے کے بعد آج جو صورت حال ہمارے سامنے ہے وہ اس سازش کا پتہ دے رہی ہے اور جو کچھ ہم نے اوپر بیان کیا ہے اس کے ایک ایک حرف کی تائید کر رہی ہے عارضی صلح کے دوران میں عرب حتی الامکان شرائط صلح کی پابندی کرتے رہے لیکن یہودیوں نے باوجود حکم امتناع جنگ کی تشہیر کے اپنی جارحانہ سرگرمیاں جاری رکھیں اور کئی ایک دیہات پر قبضہ بھی جما لیا۔ باہر سے انہیں اسلحہ بھی پہنچتا رہا۔ اور ساتھ میں یہودی نوجوان بھی۔ خود کاؤنٹ برناڈوٹ نے صلح کی خلاف ورزی کو تسلیم کیا اور اس کی مذمت بھی کی۔ لیکن اس سے بنتا کیا تھا۔ یہودی جتنا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے تھے انہوں نے اٹھایا اور خوب جی بھر کر اٹھایا چار ہفتے ختم ہونے کے بعد جب مستقل امن کی کوئی صورت نہ بنی تو کاؤنٹ نے متارکہ کی مدت میں توسیع کی تجویز پیش کر دی۔ گویا کہ یہودیوں کی کامل تیاری میں ابھی کچھ کسر باقی تھی۔ چنانچہ انہوں نے فوراً اس تجویز کو منظور کر لیا۔ خدا دے اور بندہ لے ایسا موقع وہ بھلا کہاں چھوڑنے والے تھے۔ اب عرب بیچاروں کی آنکھیں کھلیں کہ ثالث کا کام انجام دیتے دیتے یہودیوں کو وہ کچھ امداد پہنچا دی گئی ہے کہ وہ خم ٹھونک کر میدان میں اتر سکتے ہیں۔ چنانچہ عربوں کا کیا کرایا خاک میں ملگیا اور یہودی جو کل تک ہٹ رہے تھے۔ آج تازہ دم ہو گئے۔ ہمتیں بلند ہو گئیں اور حوصلے بڑھ گئے۔ جب یہ رنگ دیکھا تو عربوں نے متارکہ کی مدت میں توسیع۔ بہتر اسی نہ سمجھی۔ اور یہی بہتر سمجھا کہ یہودیوں کو اپنی طاقت جمع کرنے کا مزید موقع نہ دیا جائے۔ چنانچہ ۹ر جولائی کے بعد جنگ پھر شروع ہو گئی اور اب بڑے زور شور سے جاری ہے۔ لیکن نقشہ پلٹا ہوا ہے۔ وہی یہودی جنہیں لینے کے دینے پڑ رہے تھے اور ان کی نام نہاد ریاست کے دارالحکومت پر عربوں کا قبضہ ہوا ہی چاہتا تھا۔ آج بزعم میدان میں اترے ہوئے ہیں اور لڑائی شروع ہوتے ہی فلسطین کی سب سے بڑی ہوائی بندرگاہ پر قابض ہو چکے ہیں اور اس کے قرب جوار کے کئی مقامات پر بھی ان کا قبضہ ہو گیا ہے

واقعی اگر عرب ارجون کو عارضی صلح کی تجاویز کو ماننے سے انکار کر دیتے یا انہیں کچھ عرصہ کے لئے معرض التواء میں ڈالدیتے تو کوئی عجب نہ تھا کہ آج بیت المقدس مکمل طور پر عربوں کے قبضے میں ہوتا۔ کیونکہ وہاں ارجون سے قبل خوراک کی شدید قلت تھی۔ اور اسی طرح دیگر ضروریات زندگی کا دستیاب ہونا بھی یہودیوں کے نزدیک قریباً ناممکن ہو چکا تھا۔ اور ان کا ہتھیار ڈال دینا چند دن کی ہی بات رہ گئی تھی۔ اسی طرح عرب باسانی دوسرے محاذوں پر بھی پیشقدمی کر کے جنگی نقطۂ نگاہ سے بہت سے اہم مقامات پہ قبضہ کر سکتے تھے۔ خصوصاً مغربی جلیلی کے ان علاقوں پر جہاں سے برطانوی انتداب کے ختم ہونے سے قبل ہی یہودیوں نے بیشمار عرب باشندوں کو نکال باہر کیا تھا اور خود قابض ہو گئے تھے۔ لیکن عارضی صلح کی تجاویز نے عربوں کو ان بے نظیر مواقع سے محروم کر دیا۔ اور نہ صرف یہ کہ یہودیوں کو ایک بڑے خطرہ سے بچا لیا بلکہ انہیں اس قابل بھی بنا دیا کہ وہ بآسانی عربوں کا مقابلہ کر سکیں

یہودیوں نے عارضی صلح کی خلاف ورزی ہی نہیں کی بلکہ ایک بین الاقوامی مبصر بھی ان کی جارحانہ سرگرمیوں سے مارا گیا لیکن جمعیت اقوام پر اس کا کیا اثر ہوا؟ یہی کہ سلامتی کونسل میں نام نہاد اسرائیلی ریاست کو باقاعدہ اسرائیلی حکومت کے نام سے پکارا جانے لگا۔ اور یوکرائن کے نمائندے نے یہودی ایجنسی کے نمائندے کو اس کے نام سے پکارنے کی بجائے حکومت اسرائیل کا نمائندہ کہکر مخاطب کیا۔ گویا کہ یہودیوں کی جارحانہ سرگرمیوں اور عارضی صلح کی خلاف ورزیوں کو سراہا گیا اور ان کی پیٹھ ٹھونکی گئی۔ ان تمام واقعات سے ثابت ہو چکا ہے کہ جو کچھ بھی ہوا وہ ملی بھگت تھی۔ اور عربوں کو زک پہنچانے کی ایک سوچی سمجھی سازش تھی۔ اور اب تو سلامتی کونسل میں کاونٹ برناڈوٹ کے بیان سے بھی اس کی تصدیق ہو چکی ہے۔ اسی لئے اگر آج عرب عارضی صلح کو تسلیم کر لینے پر پچھتائیں تو ان کا پچھتانا بجا اور درست اور متارکہ کی مدت میں مزید توسیع سے انکار کریں۔ تو وہ اس انکار میں حق بجانب ہیں اور اسی لئے فلسطین میں دوبارہ لڑائی چھڑنے کی اصل ذمے واری خود یہودیوں پر ہے نہ کہ بیچارے عربوں پر

(مسعود احمد)

ان واقفین کے موجودہ پتے درکار ہیں

۱۔ محمد حسین خاں صاحب خان محمد یوسف خانصاحب ہر دو خانپور ضلع ہوشیارپور

۲۔ عبد العزیز صاحب معرفت سردار عبد الرحمن صاحب بی اے دار الفضل قادیان

۳۔ مرزا محمد اکرم صاحب ولد میاں محمد اشرف صاحب دفتر ڈی سی جی آئی اینڈ ایس نئی دہلی۔

۴۔ محمد عادل خاں صاحب ولد چوہدری محمد یوسف صاحب نعیاحب فیلڈ پے آفس جالندھر۔ مندرجہ بالا حضرات اگر خود اس اعلان کو پڑھیں یا ان کے واقف کار تو فوری طور پر دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ نوازش ہو گی۔ وکیل الدیوان تحریک جدید جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

اکونٹنٹوں اور کلرکوں کی فوری ضرورت

ایسے میٹرک پاس دوست جو اکونٹ جانتے ہوں یا کلرکی کا کام کر سکتے ہوں۔ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ نیز ایسے دوست جو زندگی وقف کا فارم پر کر چکے ہوں اور انہیں منتخب نہ کیا گیا ہو اور وہ خود کو سلسلہ کی اس خدمت کے لئے موزوں خیال کرتے ہوں۔ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں فارم معاہدہ وقف زندگی اور دیگر معلومات کے لئے دفتر وکیل الدیوان تحریک جدید جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے خط و کتابت کریں

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

فاران سہ ماہی

احمدیہ انٹر کالیجئیٹ ایسوسی ایشن کا علمی اقتصادی، سیاسی و مذہبی سہ ماہی مجلہ لاہور سے عنقریب شائع ہونے والا ہے مضمون نگاری سے شغف رکھنے والے احباب خصوصاً احمدی طلباء کی طرف سے قلمی اعانت بنام سید محمود اختر کواڈرینگل ہاسٹل گورنمنٹ کالج لاہور بصد شکریہ قبول کی جاوے گی۔

المشتہر
شعبۂ نشر و اشاعت احمدیہ انٹر کالیجئیٹ ایسوسی ایشن لاہور

تاریخ اسلام کا ایک ورق

سنہ ۲۱ھ کا واقعہ ہے۔ کہ بابیون جسے بعد میں "فسطاط" کے نام سے پکارا جانے لگا کی تسخیر کے بعد حضرت عمرو بن عاص نے اسکندریہ کی طرف بڑھنے کا ارادہ کیا۔ چند روز ایک کھلے میدان میں قیام کیا۔ تاکہ اس قاصد کا جو امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ہدایات حاصل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ انتظار کیا جائے۔ چند روز بعد قاصد آگیا۔ اور امیر المومنین کے ارشاد کے مطابق حضرت عمرو بن عاص نے لشکر اسلامی کو اسکندریہ کی طرف بڑھنے کا حکم دیا لشکر کوچ کی تیاری کر رہا تھا۔ اور سپاہی اپنے اپنے خیمے اکھاڑ رہے تھے۔ جب حضرت عمرو بن عاص کا خیمہ اکھاڑا جانے لگا۔ تو آپ کی نگاہ ایک گھونسلہ پر جا پڑی جو ایک کبوتر نے آپ کے خیمہ میں ڈال رکھا تھا۔ اور یہ خیال کر کے کہ ایک حیوان کا جس نے میرے گھر میں پناہ لی ہو خانہ ویران نہ ہو۔ خیمہ اکھیڑنے سے منع فرما دیا۔ اور اس کی حفاظت کے لئے ایک سپاہی کو مقرر کر کے لشکر کو آگے بڑھنے کا حکم دیدیا۔

وہ ہستی جو دنیا کے لئے سراپا رحمت بن کر آئی تھی اپنی یادگار ایسی ہی خوش سیرت شخصیتیں چھوڑ گئی تھی۔ جن کے دل موم سے زیادہ نرم اور جن کے احساسات شیشے سے زیادہ نازک تھے۔ انسان تو کجا وہ یہ بھی برداشت نہ کر سکتے تھے کہ ایک معمولی جانور کو بھی گزند پہنچے گویا وہ اپنے پیارے آقا کے اس قول کی مجسم تصویر تھے۔ کہ کل ذات کبد حرا اجرٌ یعنی ہر زندہ جگر رکھنے والی چیز پر رحم کرنے میں خدا کی طرف سے اجر ہے۔

حضرت عمرو بن عاص نے جو تمام لشکر اسلامی کے سردار تھے۔ اور سارا لشکر ہی ان کے اشارہ ول کا منتظر تھا۔ جہاں یہ برداشت نہ کیا کہ ایک جانور کی دل شکنی کی جائے۔ وہاں آپ نے اس امر کو بھی مناسب نہ سمجھا کہ اپنا خیمہ دے دینے کے بعد کسی دوسرے کے خیمہ میں گھس کر اسے تکلیف دی جائے۔ جانثار سپاہیوں نے بہتیرا عرض کیا کہ ہمارے خیموں کو نوازیئے مگر آپ نے ہر بار یہی جواب دیا۔

"مجھے سردار اس لئے نہیں بنایا گیا کہ ماتحتوں کو تکلیف دوں۔ بلکہ مجھے اس لئے سرفراز کیا گیا ہے کہ ان کی خدمت کروں"

سید القوم خادمھم سردار اپنے آپ کو قوم کا خادم سمجھے اور قوم اپنا سب کچھ سردار پر نچھاور کرنے کو سعادت سمجھے یہ نظارہ صرف اسلام میں ہی نظر آتا ہے۔

اسی قسم کے واقعات تھے جن سے رومیوں سے مصری لوگوں کے دلوں کو مسخر کر لیا تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ مصر کے باوجود مقوقس اور اس کی قبطی قوم نے اپنی ہم مذہب رومی حکومت کی باجگذاری کی بجائے اسلام کی غلامی کو ترجیح دی تھی۔ حتی کہ مقوقس نے رومیوں کے خلاف اسلامی لشکر کی قیادت کی۔ اور راستہ میں انہیں ہر طرح کی سہولت بہم پہنچائی۔

کہتے ہیں حضرت عمرو بن عاص جب اسکندریہ فتح کر کے واپس لوٹے تو اپنا خیمہ وہیں نصب پایا۔ وہاں لشکر نے کچھ عرصہ قیام کیا۔ اور رفتہ رفتہ وہیں شہر آباد ہو گیا۔ جو فسطاط کے نام سے مشہور ہے (فسطاط عربی میں خیمہ کو کہتے ہیں)

اس قسم کے واقعات کی موجودگی میں کوئی دشمن اسلام اگر اسلام کے تلوار سے پھیلنے کا اعتراض کرے تو افسوس نہیں۔ مگر صد افسوس اس عالم پر جو احیاء دین اور حکومت الہیہ کے قیام کا دعوے دار ہو اور پھر یہ عقیدہ بھی رکھتا ہو کہ نعوذ باللہ اسلام کی تبلیغ واشاعت "تلوار کی ہی منت" کی رہین منت ہے۔

خاکسار: بشیر احمد ادیس

مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی صحت

مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب پشاور میں مقیم ہیں۔ آپ کی عام صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ویسے ابھی تک دائیں بازو اور ٹانگ پر فالج کا اثر موجود ہے۔ اور ہاتھ میں کوئی قابل ذکر کام کرنے کی قابلیت پیدا نہیں ہوئی۔ عنقریب نیا علاج شروع کر رہے ہیں۔ احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے التزاماً دعا فرماتے رہیں۔ آپ کا ایڈریس مندرجہ ذیل ہے

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مکان ۲۲۳۷ K مینا بازار علاقہ ہشت نگری پشاور شہر

خاکسار:۔ خورشید احمد

دلچسپ معلومات

مونگ پھلی سے کپڑا بننے لگا: حال ہی میں اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ مونگ پھلی سے سالانہ دس ہزار ٹن کپڑا تیار کیا جائے گا۔ اس کپڑے کا نام آرڈل ہے۔ پارچہ بافی کی صنعت میں یہ بیسویں صدی کی سب سے بڑی دریافت ہے آرڈل اونی کپڑے سے ملتا جلتا ہے۔ اون ہی کی طرح یہ کپڑا رطوبت کو جذب کرتا ہے۔

ہوائی جہاز بردار طیارہ

لنڈن برسٹل ایروپلین کمپنی نے ایک نیا ہوائی جہاز بردار طیارہ تیار کیا ہے۔ یہ طیارہ دو ہوائی جہازوں کو اٹھا کر مرمت کے اڈوں تک پہنچا چکا ہے۔

لنڈن میں موٹروں کی نمائش

لنڈن (بجری تار) جنگ کے بعد برطانیہ میں پہلی مرتبہ آئندہ موسم سرما میں موٹروں کی نمائش ہو رہی ہے۔ بیس کے قریب غیر ملکی موٹروں کے ساتھ ساتھ برطانوی موٹروں کی بھی نمائش ہوگی لیکن دساور کی ضروریات کے پیش نظر برطانوی موٹروں کو شاہی خریدار حاصل نہیں کر سکیں گے

اندھی لڑکی نے ڈگری حاصل کی

اٹھائیس برس کی ایک اندھی لڑکی ایو ہارڈی ہیں نے برمنگھم یونیورسٹی سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ آج سے گیارہ برس پیشتر وہ اندھی ہوگئی تھی۔ تب اس نے شارٹ ہینڈ ٹائپیسٹ کی ٹریننگ حاصل کی۔ لیکن اس کی یہ خواہش تھی کہ وہ وکالت کرے۔ آخر کار اس کی خواہش پوری ہو گئی۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (مینیجر)

کیا؟

آپ تحریک جدید کے دفتر اول کے چودھویں سال کا وعدہ پورا کر چکے ہیں یا کیا آپ نے دفتر دوم کے سال چہارم کا وعدہ ادا کر لیا؟ اگر نہیں تو آج سے ہی کوشش کریں۔ اور مومنانہ شان سے پوری کوشش کریں کہ آپ کا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک سو فیصدی ادا ہو جائے۔ تا آپ کا نام بھی حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے ۲۹ رمضان المبارک کو پیش ہو سکے۔ ابھی سے اس مقصد کے لئے تیاری فرما دیں۔

(تحریک جدید)

کل کے کاموں کو بھی ممکن ہو اگر تو آج کر
اے مری جان وقت یہ ہرگز نہیں تاخیر کا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا شعر کے پیش نظر ہم ہر اس احمدی سے جس نے ابھی وصیت نہیں کی اسے یہ تحریک کرتے ہیں کہ وہ اپنی اولین فرصت میں وصیت کر دے۔ کیونکہ جو لوگ یہ سوچ رہے ہیں کہ وہ کچھ دیر اور انتظار کر لیں۔ وہ صرف اپنے ثواب میں کمی کر رہے ہیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

پتہ جات مطلوب ہیں

نظارت ہذا کو مندرجہ ذیل احباب کے پتہ جات مطلوب ہیں اگر کسی دوست کو ان میں سے کسی ایک کے پتہ کا علم ہو یا یہ دوست خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے اپنے پتہ سے جلد مطلع فرمائیں (نظارت بیت المال)

(۱) مولوی عبدالرشید صاحب مولوی فاضل عربک ٹیچر فتح گڑھ فیروز پور

(۲) شیخ محمد خورشید صاحب سٹینوگرافر دفتر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ دہلی

(۳) مولوی عبدالمجید صاحب ولد فیض محمد صاحب زیروی

(۴) خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب ولد ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم قادیان۔

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی صحت آج کل خراب ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ محمد فضل الٰہی بھیروی

میں نے امسال "ایف ایس سی" اور "پاکستان نیوی" کا امتحان دیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ سے میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد منیر پسر میاں عطاء اللہ ایڈووکیٹ راولپنڈی

میرے حقیقی بھائی میاں نواب الدین صاحب اور ماموں زاد بھائی محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے کی محکمانہ ترقیات اور عزیزم عبدالحمید صاحب کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

خاکسار:۔ غلام محمد پرویز کلرک ریلوے سٹیشن مغلپورہ۔ لاہور

مرزا نذیر علی صاحب کارکن دفتر بہشتی مقبرہ بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (عبدالحمید آصف)

میری ہمشیرہ بشیراں بیگم بوجہ انتڑیوں کی خرابی کے سخت بیمار ہے تمام جماعت سے استدعا ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ہمشیرہ صاحبہ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ عبدالحی از جہلم

الصوم لی وانا اجزی بہ (ترمذی)

(از مکرم محمد لطیف صاحب اکبر متعلم جامعہ احمدیہ)

رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہے مومن خوشی سے پھولے نہیں سماتے اور خدائے ذوالجلال کی رحمتوں کے دروازے اپنے لئے کھلے پاتے ہیں۔ عنوان کی حدیث ایک مشہور حدیث ہے جو کہ روزہ دار کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الصوم لی وانا اجزی بہ کہ روزہ دار میرے لئے روزہ رکھتا ہے۔ میں ہی اس کو جزا دوں گا۔!

دوسری عبادتوں میں جب غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس میں عابد کے لئے حظ النفس ہے۔ مثلاً ایک قاری خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے تو اس سے اس کو ایک قسم کا مزہ آتا ہے اور سامعین کو بھی مزہ آتا ہے۔ اور جب ایک شخص زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اس سے بھی اس کے نفس کو ایک سبق ملتا ہے کہ جس سے وہ سخاوت کرتا ہے۔ اور لوگ بھی اس کی سخاوت کی تعریف کرتے ہیں اور اسی طرح حج میں بھی۔

(۱) مگر اس کے مقابل پر روزہ میں حظ النفس نہیں ہے۔ بلکہ روزہ دار تو اپنے اوپر ایک قسم کی مصیبت وارد کرتا ہے اور کھانے پینے اور حظ النفس وغیرہ سے روزہ کی حالت میں رکا رہتا ہے دوسری عبادتوں میں ریا کا احتمال ہو سکتا ہے مثلاً ایک آدمی نماز پڑھتا ہے تو دیکھنے والے لوگ کہتے ہیں کہ فلاں آدمی بڑا نمازی ہے۔ اور ایک آدمی صدقہ وغیرہ دیتا ہے۔ تو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں آدمی بڑا سخی ہے۔ مگر اس کے مقابل پر روزہ میں ریا کا شائبہ نہیں ہے۔

(۲) جس طرح کہ خدا تعالیٰ کی ذات کھانے پینے سے منزہ ہے۔ اسی طرح روزہ دار خدا تعالیٰ کے حکم سے روزہ کی حالت میں کھانے پینے سے رکا رہتا ہے اور اس میں تشبہ باری تعالیٰ ہے اور اس میں روزہ دار خدا تعالیٰ کے لئے روزہ کو اس کے پورے لوازمات کے ساتھ رکھتا ہے اور نہ ہی تو اس میں روزہ دار کے لئے حظ النفس ہے۔ اور نہ ہی اس میں ریا کا احتمال ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تشبہ پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الصوم لی وانا اجزی بہ کہ روزہ دار نے میری خاطر روزہ رکھا ہے اب میں خود ہی اس کو جزا دوں گا۔ دوسری عبادتوں کی جزا فرشتوں کے واسطہ سے دیتا ہوں۔ مگر میں روزہ دار کے روزہ کی جزا بغیر واسطہ کے خود دوں گا۔

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ سلطان شاہجہان نے دربار میں اپنے وزیر کو پانچ الائچی انعام دیا۔ تو وزیر نے انعام کو بادشاہ کے دست سے لیا۔ اور پھر باہر جا کر غریبوں کو ہزاروں روپیہ اس خوشی میں تقسیم کیا کہ بادشاہ نے مجھے خود انعام دیا ہے! پس جب انسان کو دنیا میں اگر کوئی بادشاہ یا نواب یا کسی بڑے افسر کی طرف سے بغیر واسطہ کے انعام ملے تو وہ اتنی خوشی محسوس کرتا ہے اور ہزاروں روپیہ آگے اس خوشی میں خرچ کر دیتا ہے تو اب روزہ دار سوچیں کہ اگر انہوں نے روزہ کو پورے اور صحیح طور پر ادا کیا تو ان کو اللہ تعالیٰ خود ان کے روزے کی جزا دے گا۔ اور اس جزا کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہو گا پس مبارک ہیں وہ انسان جو کہ صرف ایک ماہ کے لئے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے روزہ رکھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ ہماری تکالیف کو دور فرمائے۔ آمین

البقیہ صفحہ ۴

بیٹے کی خاطر آئے۔ ابا کی طرح اپنی سب سے قیمتی جان پیش کی اور بابر کی طرح اپنی بے پناہ محبت کا ثبوت دیا۔ یہ کوئی بھولنے والا صدمہ نہیں تمام بزرگان سلسلہ و تمام صحابی حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اباجان مرحوم کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت النعیم اور جنت تجری من تحتہا الانہار میں جگہ دے اور امی جان اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اس کے بعد ہم ان حضرات کے تہ دل سے مشکور و ممنون ہیں جنہوں نے شب و روز دیکھ بھال کی اور ابا جان کی خدمت میں لگے رہے خاص طور پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور اسی طرح تمام صاحبزادگان کا شکریہ جنہوں نے نہایت ہمدردی کی۔ اور ان کے بعد خصوصاً جناب چوہدری محمود احمد صاحب لطیف احمد صاحب۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب و دیگر اصحاب کرام کے تہ دل سے مشکور ہیں اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ (باقی آئندہ)

خاکسار نعیم اللہ شاہ پسر حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم)

اعلان ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۴۸ء بروز جمعۃ المبارک پہلی لڑکی عطا فرمائی۔ یہ بچی میاں عبدالکریم صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور صالحہ بنائے اور اسے صحت اور درازیٔ عمر دے آمین۔ خاکسار عبدالقدیر ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ ضلع جھنگ۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی توجہ اور دعاؤں سے مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۴۸ء بروز ہفتہ مرزا محمد شریف بیگ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل منٹگمری کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ حضور نے اس کا نام محمد لطیف بیگ رکھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

گلانسی کمیشن رپورٹ کی ضرورت

لاہور ۱۵ جولائی۔ شیخ بشیر حسین ظفر ڈسٹرکٹ پبلک ریلیشنز افسر گوجرانوالہ کو "گلانسی کمیشن رپورٹ متعلقہ کشمیر" اور جموں کے کسی مالی سال کی بجٹ رپورٹ درکار ہے۔ اگر کسی لائبریری میں یا کسی شخص کے پاس یہ رپورٹیں ہوں تو جلد از جلد اطلاع دیں ایک ضروری کام کے لئے ان کی ضرورت ہے۔

اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا غضب کیوں آیا؟

دنیا کی تمام مذہبی کتب سے ثابت ہے کہ جب لوگوں کے دلوں سے خدا تعالیٰ کا خوف جاتا رہتا ہے اور وہ دن رات فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ پھر ان کو راہ راست پر لانے کے لئے ایک ربانی تدبیر ظاہر فرماتا ہے مگر اکثر لوگ اس کی تکذیب کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کا غضب بھڑک اٹھتا ہے اور وہ مختلف اقسام کے عذاب نازل فرماتا ہے یہی حالت اس زمانہ میں ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق اردو انگریزی لٹریچر صرف ایک کارڈ لکھنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے۔ سیٹھ اللہ دین سکندر آباد دکن
Secundarabad (D.N)

آزاد فوجوں کی مارٹر گنوں سے شدید گولہ باری

تراڑکھل ۱۵ر جولائی - پونچھ کے علاقے میں دشمن کے ایک باقاعدہ سوچے سمجھے جوابی حملے کو آزاد فوجوں کے ہراول دستوں نے پسپا کر دیا۔ آزاد فوج کے ایک گشتی دستہ نے پونچھ کے جنوب میں واقع ایک چوکی پر اچانک چھاپہ مارا اور دشمن کو اپنی چوکی سے نکال باہر کیا۔ منوہر کے پہاڑی سلسلہ اور المیر کے علاقہ کے دشمن کے توپخانہ نے بے نتیجہ گولہ باری کی۔ سریان کے گرد و نواح میں خوفناک جنگ بھڑک اٹھی تھخوال کے شمال مغرب میں دشمن کی مضبوط جمعیت کو بھاری نقصان کے ساتھ منتشر کر دیا گیا۔ آزاد مارٹر گنوں نے شدت کی گولہ باری کی۔ ہندوستان کی بے شمار لاشیں ڈھلانوں سے لڑھکتی ہوئی صاف نظر آتی تھیں۔ آزاد فوجیں لہیہ کے مشرق میں ۲۰ میل تک اندر گھس گئیں۔ اور دشمن کے مورچوں کا قلع قمع کر رہی ہیں۔ خالصی سیکٹر میں ایک ہندوستانی جہاز کو نشانہ بنا کر سخت نقصان پہنچایا گیا۔ اوری کے محاذ پر آزاد فوجوں نے پیشقدمی کر کے دشمن کے ۴ مضبوط مورچوں کو نہایت سرعت سے تہس نہس کر دیا۔

بین الاقوامی تجارت کے لحاظ سے پاکستان کی حالت بہت اچھی ہے

مسٹر اصفہانی کا بیان

کراچی ۱۵ر جولائی ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے ملاقات کے دوران میں امریکہ میں پہلے پاکستانی سفیر مسٹر اصفہانی نے کہا کہ " امریکہ سے ہمارے تعلقات نہایت دوستانہ ہیں اور وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ مجھے توقع ہے کہ دوستانہ روابط اور زیادہ بڑھینگے" امریکہ اور پاکستان کے درمیان تجارت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ مستقبل میں بہتر مواقع آرہے ہیں۔ اور امریکہ اس قابل ہے کہ دوسرے ممالک کی نسبت پاکستان کو اپنا مال زیادہ تیزی اور زیادہ آسانی سے برآمد کرے۔ اگر کافی ڈالر میسر ہوں تو پاکستان اہم اشیاء کی بیشتر ضروریات امریکہ سے پوری کر سکتا ہے۔ مسٹر اصفہانی نے بتایا کہ امریکہ پاکستان کے خام مال اور خصوصاً پٹ سن میں بہت دلچسپی لے رہا ہے پٹ سن کی کافی مقدار پاکستان سے امریکہ جا چکی ہے اور اس سے بھی زیادہ مقدار کے جلد روانہ ہونے کی توقع ہے۔ آپ کے خیال میں پاکستان دنیا کے کئی ایک ممالک سے زیادہ خوش نصیب اس لحاظ سے ہے کہ اس کی برآمد درآمد سے بڑھی ہوئی ہے بین الاقوامی میدان میں پاکستان کی اقتصادیات کو مضبوط پوزیشن حاصل ہے۔

ضلع وار آبادکاری کے متعلق اہم فیصلے

لاہور ۱۵ر جولائی۔ پاکستان رفیوجی کونسل کے آخری اجلاس منعقدہ مری میں دیہاتی مہاجرین کی ضلع وار آبادکاری کے سلسلے میں حسب ذیل فیصلے کئے کسی کاشتکار مہاجر کو باقاعدہ الاٹ شدہ زمین سے اس کی مرضی کے خلاف نہ ہٹایا جائیگا مشرقی پنجاب بھرتپور۔ الور اور مشرقی پنجاب کی ریاستوں کے کاشتکار مہاجرین کو اپنی زمین پر جو حقوق حاصل تھے وہی انہیں یہاں حاصل ہوں گے کسی رکن کنبہ کی موت یا پیدائش یا ملازمت میں چلے جانے کی وجہ سے الاٹمنٹ میں کوئی تبدیلی نہ کی جائیگی ان اہم وجوہات پر روشنی ڈالی گئی جو بڑے پیمانے پر از سر نو ضلع وار آبادکاری کی راہ میں رکاوٹ ہے اور اس کارروائی پر عملدرآمد میں تاخیر کی سفارش کی گئی۔

مغربی پنجاب گورنمنٹ کیطرف سے مہاجرین کی مالی امداد

لاہور ۱۵ر جولائی مغربی پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ جن مہاجرین کو زمینوں میں آباد کیا گیا ہے۔ اور وہ زمینوں سے اپنا خرچ پورا کرنے کے قابل نہیں۔ انہیں تین ماہ کے لئے مالی امداد دی جائے۔ یہ مالی امداد جولائی کے تیسرے ہفتے سے شروع ہوگی۔ فی کس پانچ روپے ماہوار دئے جائینگے کسی کنبے کو ۲۵ روپے سے زائد نہ دئے جائینگے راولپنڈی ڈویژن میں ۶½ روپے ۵ آنے ۴ پائی سے زیادہ نہ ملیں گے۔

یو۔پی میں مچھلیوں پر کنٹرول

آگرہ۔ ۱۵ر جولائی حکومت یو۔پی نے مچھلی کی نقل و حرکت اور قیمت پر کنٹرول کرنے کے لئے ایک بل پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے حکومت مچھلیوں کے متعلق ایک محکمہ پہلے ہی قائم کر چکی ہے۔

دریائے برہم پتر میں طغیانی

ڈبروگڑھ ۱۵ر جولائی معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ اتوار سے دریائے برہم پتر میں طغیانی آئی ہوئی ہے بازاروں اور سڑکوں پر ربڑ اور لکڑی کی کشتیاں چل رہی ہیں۔

پاکستان کی یادگاری ٹکٹیں

کراچی ۱۵ر جولائی۔ پاکستان کے یادگاری ٹکٹوں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کا اندازہ اس سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ تین دن کے اندر اندر ان ہی ٹکٹوں کی فروخت سے سات ہزار روپیہ وصول ہوا ہے ۹ر جولائی کو یہ ٹکٹیں فروخت ہونی شروع ہوئی تھی۔ دوسرے مراکز میں بھی یہی ٹکٹیں فروخت ہو رہی ہیں۔ ابھی تک ان کا میزانیہ معلوم نہیں ہوا

آغا خاں کراچی پہنچ رہے ہیں

کراچی ۱۵ر جولائی ہز ہائی نس آغا خاں نے لندن سے پاکستان میں اسماعیلیہ جماعت کے نام ایک پیغام بھیجا ہے جس میں موصوف لکھتے ہیں میں جلد آنے کی کوشش کرونگا آغا خاں لندن سے پہلے جنوبی افریقہ جائینگے اور پھر وہاں سے نومبر کے دوران میں کراچی تشریف لائینگے

مدراس میں ایک ہزار سے زائد مسلمانوں کی گرفتاری

حیدرآباد ۱۵ر جولائی۔ آج رات حکومت نظام کے ایک ترجمان نے بیان کیا ہے کہ صوبہ جات متوسط میں جن افراد کو حکومت حیدرآباد کی بہبہ جاسوسی کی بناء پر گرفتار کر لیا گیا ہے ان کا تعلق بلا واسطہ حکومت نظام سے نہیں ہے۔ آپ نے بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حیدرآباد کے صوبوں میں مسلمانوں کی عام گرفتاریاں ہو رہی ہے بجوارہ (مدراس) میں مسلمانوں کو بڑے وسیع پیمانے پر گرفتار کیا جا رہا ہے پچھلے دن میں ایک ہزار سے زائد مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا۔

کیا کشمیر کمیشن نے عبداللہ گورنمنٹ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا؟

نئی دہلی ۱۵ر جولائی اخبار زمیندار کی اطلاع ہے کہ کشمیر کمیشن اپنی رپورٹ آئندہ اکتوبر میں سلامتی کونسل کے روبرو پیش کرے گا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ کمیشن نے عبداللہ گورنمنٹ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ عبداللہ گورنمنٹ کو آئینی حیثیت سے کمیشن کے روبرو شہادت پیش کرنے یا بیان دینے کا کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ کی طرح عبداللہ کو ضمنی گواہ کی حیثیت سے پیش ہونے کا حق حاصل ہوگا

ہندوستانی مجلس دستور ساز کا ضمنی انتخاب

مدراس ۱۵ر جولائی۔ مدراس مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ پارٹی کے لیڈر مسٹر محمد اسمٰعیل کو ہندوستانی مجلس دستور ساز کے ضمنی انتخاب کے لئے مسلم لیگ کا امیدوار نامزد کیا جائے یہ ضمنی انتخاب عبدالستار اسحاق سیٹھ کے استعفیٰ کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ مسٹر اسحاق سیٹھ کو مصر میں پاکستانی سفیر مقرر کر دیا گیا ہے۔

پٹیالہ کے اکالی اور سکھ باغی ہوگئے

پٹیالہ ۱۵ر جولائی۔ کل پٹیالہ اسٹیٹس یونین کا وجود عمل میں لایا جا رہا ہے سیاسی پارٹیوں میں اس یونین کے قیام سے بڑا ہیجان پیدا ہوا ہے۔ اکالی اور دوسرے سکھ پٹیالہ کی یونین میں مدغم ہونے کے مخالف ہیں۔ دوسری طرف پرجا منڈل اس یونین میں شامل ہونے پر زور دے رہی ہے دونوں میں کشیدگی بڑھ رہی ہے اور حالات نازک صورت اختیار کر رہے ہیں۔

غیر رجسٹر شدہ کتے ہلاک کئے جائیں گے

لاہور ۱۵ر جولائی لاہور کارپوریشن کے حکام نے فیصلہ کر لیا ہے کہ رجسٹریشن کی آخری تاریخ گزرنے کے بعد غیر رجسٹری شدہ کتوں کو ہلاک کر دیا جائے گا۔

بریلی میں ہندوؤں اور سکھوں میں ٹھن گئی

بریلی ۱۵ر جولائی۔ بریلی شہر کے محلہ بہاری پور میں ہندوؤں اور سکھوں کے مابین تصادم کو روکنے کیلئے پولیس فوراً دوڑ پڑی۔ یہ تنازعہ ایک عبادتگاہ پر دونوں فریقوں کے دعویٰ کی بناء پر پیدا ہو گیا تھا اور جس نے خطرناک صورت اختیار کر لی تھی پولیس نے تینتالیس اشخاص کو گرفتار کر لیا۔

اُردو ذریعہ تعلیم ہوگا
یونیورسٹی سینٹ کا فیصلہ

لاہور ۱۵ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کی یونیورسٹی کی سینٹ نے اپنی حالیہ میٹنگ میں فیصلہ کیا ہے کہ ۱۹۵۱ء سے تمام کالجوں میں ذریعہ تعلیم اُردو ہوگی۔

گیہوں کے خفیہ گودام پر چھاپہ

پشاور ۱۵ر جولائی۔ پشاور میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پولیس نے ہوتی کے نواب کے گیہوں کے خفیہ گودام پر چھاپہ مارا۔ اور ۲ ہزار من گیہوں برآمد کئے۔ اس قسم کے خفیہ گودام مردان کے تمام ضلع میں پھیلے ہوئے ہیں۔ مزید کافی مقدار میں گیہوں برآمد ہونے کی امید ہے